اسلامی معاشرے میں دینی مدارس کا کردار

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
نائب صدر: وفاق المدارس العربیہ، پاکستان

دو انسان قابل رشک ہیں: ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن وحدیث کا علم دیا ہے اور وہ اسے پھیلا رہا ہے، یہ قابل رشک ہے (یہ کرسیاں اور یہ بڑے بڑے مناصب، یہ مال ودولت یہ قابل رشک نہیں ہیں، قابل رشک وہ ہیں جن کے ذریعے ہدایت پھیل رہی ہے) اور دوسرا وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اس کو توفیق دی کہ وہ حق اور نیک کاموں میں صرف کرتا رہے (وہ اسے عیاشی میں صرف نہیں کرتا کہ چلو مال آگیا ہے، اب یورپ بھاگو، امریکا بھاگو اور فلاں جگہ بھاگو، عیاشی کرو، نہیں! بلکہ اس مال سے آخرت کما رہا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی زندگی قابل رشک ہے۔''

میں آپ سے پوچھتا ہوں، دین کے معاملے میں ہم قدم قدم پر علماء کے محتاج ہیں یا نہیں؟ جس طرح قدم قدم پر ہم ڈاکٹر اور دوسرے پیشوں سے منسلک حضرات کے محتاج ہیں، اسی طرح دین کے معاملے میں ہم علماء کے بھی محتاج ہیں۔

ہمارے علماء اتنا بڑا کام کر رہے ہیں، ہم حکومت سے کوئی ایک پیسہ نہیں لیتے، سارا کام اللہ پاک اپنے نیک بندوں کے ذریعے چلا رہا ہے، مگر اس کے باوجود دین دشمن ہمارے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، حقارت کی نظر سے ان علماء کو دیکھتے ہیں اور ان کو برا بھلا کہا جاتا ہے، گالیاں دی جاتی ہیں اور غلط پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ مجھے تو حیرانی ہوتی ہے کہ بجائے اس کے کہ یہ لوگ ان علماء کا شکریہ ادا کریں، اُلٹا ان کے خلاف پروپیگنڈے کرتے ہیں۔

میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ کسی یونی ورسٹی، کسی کالج یا کسی اسکول کے فنکشن میں چلے جائیں، آپ فنکشن کا منظر دیکھیں اور اللہ کا دین پڑھنے والوں کے چہروں کو دیکھیں کہ جن کے چہروں پر نور برس رہا ہے، ان کو دیکھیں جو شب و روز محنت کرتے ہیں جن کے پاس کھیل کا وقت نہیں ہے، جن کے پاس تفریح کا وقت نہیں ہے، آپ رات گیارہ بجے آئیں، ان کو محنت کرتا ہوا دیکھیں گے، یہ وہ ہیں جو راتوں کو اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر گڑگڑاتے ہیں، روتے ہیں، یہ وہ ہیں جو

اپنے استاذوں کی جوتیاں اٹھانا اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں۔

ہمارے ہاں محبت کی تعلیم دی جاتی ہے﴿انما المومنون اخوۃ﴾ کانمونہ آپ کو یہاں نظر آئے گا، جا کر دیکھو، ایک ہی کمرہ میں مختلف صوبوں کے، مختلف زبانوں کے طلبہ رہتے ہیں اور شیر وشکر کی طرح رہتے ہیں ہمارے ہاں کوئی پارٹی بازی نہیں ہے، کسی زبان کی اور کسی صوبائیت کی تفریق نہیں۔

میں ایک مثال دیا کرتا ہوں، سورہ بقرہ کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ ''مان لیا رسول نے جو کچھ اترا اس پر اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے بھی، سب نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو، کہتے ہیں کہ ہم جدا نہیں کرتے کسی کو اس کے پیغمبروں میں سے۔'' (بقرہ:285)

یہ مدارس تعلیم دیتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر پیغمبر پر ایمان لانا ضروری ہے، ایک پیغمبر کا انکار سب پیغمبروں کا انکار ہے اور نہ صرف یہ کہ ان انبیاء پر ایمان، بلکہ ان کے احترام اور محبت کا حکم ہے، ہم تمام انبیاء سے محبت کرتے ہیں، محبت کی علامت یہ ہے کہ آپ کسی مسلم گھرانے میں چلے جائیں، کسی فیملی میں چلے جائیں، آپ کو کسی نہ کسی پیغمبر کا یا اس کی ماں کا نام ملے گا۔ میرا چھوٹا سا گھرانہ ہے، اس میں تین پیغمبروں کے نام یعقوب، یوسف، اسحاق اور مریم، یہ محبت کی دلیل نہیں ہے تو اور کیا ہے!

اس کے مقابل میں دوسرے مذاہب والے ایک پیغمبر پر ایمان لاتے ہیں، باقی سب کا انکار کرتے ہیں اور صرف انکار نہیں، بلکہ ان کی بے ادبی اور گستاخی بھی کرتے ہیں، یہودی صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے، باقی سب انبیاء کا انکار کرتا ہے، بلکہ برے برے القاب دیتا ہے، عیسائی صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے، باقی سب کا انکار کرتا ہے، آپ نے کسی یہودی یا عیسائی کو دیکھا کہ اس نے اپنا نام یا اپنے بچے کا نام محمد رکھا ہو؟ ابوبکر، عمر، عثمان، علی رکھا ہو؟ فاطمہ، عائشہ رکھا ہو، ...... خدا کے لئے بتاؤ کون متعصب ہے؟ مسلمان ہے یا یہ یہودی اور عیسائی؟

یہودیوں کے ہاں ایک اصول ہے کہ جھوٹ کو اتنا عام کرو کہ لوگ سمجھیں یہی سچ ہے، مغربی میڈیا نے جوان مدرسوں کے خلاف اتنا پروپیگنڈا کیا ہے اور کر رہا ہے، اس کا مقصد یہی ہے کہ ہر آدمی یہی سمجھے کہ واقعی یہاں دہشت گردی ہورہی ہے۔ آج تک یہ ظالم دہشت گردی کی تعریف تک تو کر نہیں سکے کہ دہشت گردی ہے کیا؟ لیکن ایک ہوا کھڑا کر دیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہودی اور عیسائی دین اسلام کے دشمن ہیں، دین کو ختم کرنا چاہتے ہیں، ان کا بس چلتا تو یہ مدارس پر تالے لگا لیتے، لیکن جب ایسا نہ کر سکے تو پھر علماء کے قتل کی سازش شروع ہوگئی، کتنے علماء قتل ہوئے اور خاص طور پر ہمارے اس ادارے (بنوری ٹاؤن) کے ایسے علماء شہید کئے گئے جن میں ایک ایک عالم ہزاروں پر بھاری تھا، ان کو تو اللہ نے اونچے درجے دیئے ہیں اور ان ظالموں نے ان علماء کی دنیا خراب کی، لیکن انہوں نے ان کی آخرت خراب کر دی۔

اسی طرح دوسری سازش یہ ہوئی کہ ان مدارس کے خلاف پروپیگنڈا کیا گیا کہ یہاں دہشت گردی ہوتی ہے، یہاں یہ ہوتا ہے، وہ ہوتا ہے۔ دینی مدارس کے معصوم طلبہ، جو قال اللہ قال رسول اللہ پڑھتے پڑھاتے ہیں ان کے بارے میں کہا گیا کہ یہ دہشت گرد ہیں۔

پھر ایک سازش یہ ہوئی اور مسلسل ہو رہی ہے کہ تم ان مدارس کے نصابِ تعلیم میں تبدیلیاں کرو، میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ غیر عالم کو کس نے حق دیا ہے کہ وہ آ کر علماء کو مشورے دے کہ تم یہ بھی کرلو؟...... یہ تو نبوت کا علم ہے، وحی کا علم ہے، اس کے لئے وہ علماء جو اس فن کو جانتے ہیں، وہی اس کا نصاب بنائیں گے اور وہ نصاب بنائیں گے جس کو مفید سمجھیں گے۔ ہمارے ہاں مدارس کے نظام ونصاب تعلیم کیلئے تنظیمیں قائم ہیں، مثلاً وفاق المدارس العربیہ، تنظیم المدارس العربیہ وغیرہ اس طرح کے پانچ قسم کے وفاق ہیں۔ ہمارا وفاق "وفاق المدارس العربیہ" کے نام سے ہے اور ہمارے ہاں نصاب کیلئے ایک مستقل کمیٹی ہے جو اس نصاب میں اصلاح کرتی ہے، اس میں کمی وبیشی ہوتی رہتی ہے، میں خود اس کا ممبر ہوں۔

غلبۂ اسلام کے دور میں جب بغداد میں بڑے بڑے مدرسے تھے، وہاں کے حکمراں خود بھی بڑے علماء ہوتے تھے، وہ اپنا فرض سمجھتے تھے کہ اس دین کو پڑھائیں، اس دور کے حکمران نے ایک رات حلیہ بدل کر چکر لگایا کہ دیکھیں طلبہ کیا پڑھ رہے ہیں؟ اب وہ چکر لگا رہا ہے اور ہر طالب علم کے پاس جا کر پوچھتا ہے کہ کیوں پڑھ رہے ہو؟ کوئی کہتا میں بڑا قاضی بنوں گا، کوئی کہتا ہے جج بنوں گا، کسی نے کہا میں خطیب بنوں گا، حالاں کہ انہوں نے ان مناصب کا نام لیا جو دینی منصب ہیں، اب یہ بے چارہ دل میں سوچتا ہے کہ بھائی! ایسے مدرسہ کو تو بند کرنا چاہئے، ان کا مقصد تو خالص دنیا ہے، تنخواہیں ہے، وہ حکمران بددل ہو گیا، نکلتے نکلتے دیکھا کہ ایک صوفی سا طالب علم بیٹھا پڑھ رہا ہے، اس نے سوچا چلو بھائی! اس سے بھی پوچھ لوں۔ اس کے پاس جا کر کہا: السلام علیکم! بھائی آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟ کیوں پڑھ رہے ہیں؟ طالب علم نے پہلے تو سلام کا جواب دیا پھر کہا: "جناب اس لئے پڑھ رہا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے احکام نازل کئے ہیں، میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرے ذمے اللہ نے کیا فرائض عائد کئے ہیں، تا کہ میں ان کو بجالاؤں اور کن چیزوں سے مجھے روکا ہے، ان چیزوں سے میں رک جاؤں، اس لئے پڑھتا ہوں۔" وہ حاکم ایک دم چونکا اور اس کی ساری رائے بدل گئی، اس نے کہا: "جس ادارے میں اس جیسا ایک طالب علم بھی ہے، اس ادارے کو بند نہیں کرنا چاہئے"۔ دیکھئے! اس دور کے مسلمان حکمران تو دینی مناصب کی غرض سے بھی خوش نہیں ہو رہے اور آج ہمیں کہا جا رہا ہے کہ یہاں سے طلبہ نکلیں اور بینک میں ملازمت کریں (نعوذ باللہ) کوئی سمجھ کی بات کرو۔

چوں کہ دینی مدارس سے دین پھیلتا ہے، روشنی پھیلتی ہے، اس لئے اعدائے اسلام کی آنکھوں میں کانٹا بنے ہوئے

ہیں، اس لئے ان کے خلاف پروپیگنڈا ہورہا ہے اوران کے خلاف سازشیں ہورہی ہیں۔ ہمیں افسوس تو اس پر ہے کہ ہمارے حکمران بھی ان کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں، یہ اپنی عقل سے کام نہیں لیتے، حالاں کہ ان کو چاہئے تھا کہ یہ شکر ادا کرتے کہ علماء ہمارے محسن ہیں۔ یہ کوئی انصاف ہے کہ پٹاخہ بجتا ہے لندن میں اور بھونچال آجاتا ہے اسلام آباد میں۔

اقوام متحدہ اور ہر ملک کے دستور میں لکھا ہوا ہے کہ ہر شخص کو تعلیم کا حق حاصل ہے اور پھر آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ ہر ملک کے طلبہ، چاہے دینی تعلیم کے لیے ہو یا عصری تعلیم کے لئے، ایک دوسرے ملک میں آتے جاتے ہیں، ہمارے ہزاروں پاکستانی بچے انگلینڈ میں، امریکا میں اور دوسرے مختلف ممالک میں پڑھ رہے ہیں، جاپان میں پڑھ رہے ہیں، پچھلے دنوں میرا وہاں جانا ہوا، وہاں ہمارے پاکستانی بچے پڑھ رہے ہیں۔ عرب پڑھ رہے ہیں وہاں تعلیم ہر شخص کا حق ہے اور پھر آپ نے ان کو ویزے دیئے۔ (N.O.C) اور اسٹڈی ویزے دیئے ہیں، وہ بیچارے یہاں پڑھنے کے لئے آئے اور آپ کہتے ہیں فوراً نکلو، فوراً نکلو، یہ کیا تاثر لیں گے کہ ان کے ساتھ آپ کی دوستی ہے یا دشمنی ہے؟

آپ کے اسی ملک میں ہزاروں مسلمان اور غیر مسلم ملکوں کے طلبہ اسکول، کالجوں میں پڑھتے ہیں اور آپ کی حکومت ان کو وظیفہ دیتی ہے، اسکالرشپ دیتی ہے، اگر آپ کو نکالنا ہے تو پھر سب کو نکالو! کیا وہ کوئی فرشتے ہیں اور یہ دینی طلبہ بے چارے مسکین تو آئے ہی پڑھنے کے لئے ہیں، جن کا سوائے پڑھنے کے اور کوئی کام نہیں۔

آپ حیران ہوں گے کہ ہمارے جامعہ کے ایک طالب نے مجھے بتلایا، یہ کافی دن پہلے کی بات ہے کہ میں جب سے یہاں آیا ہوں تو چھ مہینے تک مجھے یہ پتہ نہیں تھا کہ محمد علی جناح کا مزار کہاں ہے؟ یعنی وہ اپنی تعلیم میں اتنا منہمک تھا کہ جامعہ کی چار دیواری سے باہر کا اسے کچھ پتہ ہی نہیں۔

یہاں سے پڑھ کر جانے والے طلبہ بلا تنخواہ ہمارے سفراء ہیں، آپ کے ملک کی نیک نامی کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ جا کر پاکستان کی تعریف کرتے ہیں، میں نے خود سنا اور دیکھا، چناں چہ سری لنکا ہم گئے، ہمارے ایک فاضل کی شادی تھی، ولیمے کے دن دیکھا کہ پاکستانی ایمبسی کے سارے لوگ وہاں جمع ہیں، میں نے اس فاضل سے کہا: بھائی! یہاں عرب ملکوں کے سفیر ہیں اور دوسرے اسلامی ملکوں کے سفراء بھی، تمہیں صرف پاکستان ہی ملا ہے جن کو آپ نے دعوت دی، کہنے لگے۔ جی! پاکستان ہمارا ملک ہے، پاکستان کے ہم پر احسانات ہیں، انہوں نے ہمیں ویزے دیئے، سہولتیں دیں، ہم نے وہاں علم حاصل کی، آج ہم یہاں دین کی خدمت کررہے ہیں ہم کیوں نہ ان کو بلائیں۔

حضرت بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ جو اس باغ کے لگانے والے ہیں مرحوم ضیاء الحق کے سامنے میز پر بیٹھے تھے، جنرل چشتی، چیف جسٹس اور کئی دوسرے حضرات تھے، ساتھ والی کرسی پر میں بیٹھا تھا، سب ہی سن رہے تھے، حضرت بنوری رحمہ اللہ نے فرمایا: جنرل صاحب! دو ادارے ایسے ہیں جن سے پاکستان کی نیک نامی ہے:

(۱)......دینی مدارس، جب یہاں سے طلبہ پڑھ کر جاتے ہیں تو مسلمان خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پاکستان کتنا

اچھا ملک ہے جو ہمیں علماء مہیا کرتا ہے، جو ہمیں قاری مہیا کرتا ہے، جو ہمیں حافظ مہیا کرتا ہے۔

(۲)......تبلیغی جماعت، جو اپنا پیسہ، اپنا وقت خرچ کر کے باہر جاتے ہیں، مسلمانوں سے ملتے ہیں، وہاں کے مسلمان خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پاکستان سے آ کر یہ لوگ ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔

اور میں آپ کو "الدین النصیحة" خیر خواہی کے جذبے سے کہتا ہوں، خدا کی قسم! اگر ان اللہ کے مہمانوں کی آہ لگ گئی تو تمہاری نسلیں تباہ ہو جائیں گی، تم خود بھی تباہ ہو گے اور تمہاری نسلیں بھی تباہ ہوں گی۔ بجائے اس کے کہ تم انہیں کچھ سہولتیں دیتے الٹا انہیں بدنام اور دیس نکالا دے رہے ہو؟ بے گناہ طلبہ کو بدنام کرنا اور ان پر ظلم کرنا یہ کون سا کارنامہ ہے؟ ہاں کوئی بھی، چاہے غیر ملکی ہے یا پاکستانی، اگر آپ اس کو کسی جرم میں پکڑتے ہیں آپ اس کو سزا دیں بلکہ تم سے پہلے اسے ہم سزا دیں گے، لیکن جو بے چارے یہاں صرف پڑھتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں انہوں نے کون سا جرم کیا؟ کیا دین سیکھنا جرم ہے؟

میں اپنے حکمرانوں سے کہتا ہوں، خدا کے لئے اپنی آخرت خراب مت کرو، اگر تم کامیابی چاہتے ہو، تو "کن عالماً اومتعلما او محبا ولا تکن رابعا فتهلك" پر عمل کرو۔ یعنی "عالم بنو یا سیکھنے والے بنو یا ان سے محبت کرنے والے بنو، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے"۔ تم اگر بجائے محبت کے ان طلبہ کے دشمن بن گئے تو پھر ہلاکت کا راستہ کھلا ہوا ہے، یہ اللہ کے مہمان ہیں جو اللہ کے مہمانوں کو چھیڑے گا اور اس پر ان کی آہیں نکل گئیں تو پھر اپنے انجام کی فکر کرو! خدا کے لئے کچھ سوچو، پاکستان اللہ نے ہمیں ایک نعمت کے طور پر دیا ہے، جب چھوٹے چھوٹے تھے، سنتے تھے پاکستان کا مطلب کیا؟ "لا الہ الا اللہ" تو "لا الہ الا اللہ" کی برکت تھی کہ پاکستان بنا، اب اس کا شکر یہ ہے کہ دین کو مضبوطی سے پکڑو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام کا صحیح فہم ادراک اور عقل سلیم کی دولت سے نواز دیں۔ آمین ☆......☆......☆

مدرسہ کیا ہے؟......

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے مدرسہ کا جو تعارف اپنے مخصوص جاذب مفکرانہ اسلوب میں کیا ہے، مدرسہ کا شاید اس سے خوبصورت تعارف نہیں کیا جا سکتا، وہ لکھتے ہیں:...... "میں مدرسہ کو ہر ادارہ سے بڑھ کر مستحکم، طاقت ور، زندگی کی صلاحیت رکھنے والا اور حرکت و نمو سے لبریز سمجھتا ہوں۔ اس کا ایک سرا نبوت محمدی سے ملا ہوا ہے دوسرا اس زندگی سے، وہ نبوت محمدی کے چشمہ حیواں سے پانی لیتا ہے اور زندگی کی ان کشت زاروں میں ڈالتا ہے، وہ اپنا کام چھوڑ دے تو زندگی کے کھیت سوکھ جائیں اور انسانیت مرجھانے لگے۔ نہ نبوت محمدی کا دریا پایاب ہونے والا ہے، نہ انسانیت کی پیاس بجھنے والی ہے، نہ نبوت محمدی کے چشمہ فیض سے بخل اور انکار ہے نہ انسانیت کے کاسہ گدائی کی طرف سے استغناء کا اظہار، اُدھر سے انما انا قاسم والله يعطى کی صدائے مکرر ہے تو ادھر سے هل من مزید کی فغانِ مسلسل۔

مدرسے سے بڑھ کر دنیا میں کون سا زندہ متحرک اور مصروف ادارہ ہو سکتا ہے، زندگی کے مسائل بے شمار، زندگی کے تغیرات بے شمار، زندگی کی ضرورتیں بے شمار، زندگی کی لغزشیں بے شمار، زندگی کے فریب بے شمار، زندگی کے رہزن بے شمار، زندگی کی تمنائیں بے شمار، زندگی کے حوصلے بے شمار...... مدرسہ نے جب زندگی کی رہنمائی اور دستگیری کا ذمہ لیا تو اسے اب فرصت کہاں؟ دنیا میں ہر ادارہ ہر مرکز ہر فرد کو راحت اور فراغت کا حق ہے، اس کو اپنے کام سے چھٹی مل سکتی ہے، مگر مدرسہ کو چھٹی نہیں، دنیا میں ہر مسافر کے لئے آرام ہے لیکن اس مسافر کے لئے راحت حرام ہے۔"